انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور ۔ ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

یوم پنجشنبہ

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۲ ہجری

جلد ۴۱/۷ | ۸ صلح ۱۳۳۲ ہش | ۸ جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ جنوری (بذریعہ ڈاک) ہمارے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہاتھ کی ہڈی پر ضرب آگئی ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

امریکہ ایٹمی آبدوز کشتی تیار کر رہا ہے

واشنگٹن ۷ جنوری۔ امریکہ ایک نئی ایٹمی آبدوز کشتی تیار کر رہا ہے۔ اس میں ایسے بجلی کے موٹر لگائے جائیں گے جو گرم اور تابناک پانی میں بھی چلتے رہیں گے۔

فرانس تیونس اور مراکش کے معاملات میں دوسرے ملکوں کی دخل اندازی برداشت نہیں کرے گا

وزیر اعظم فرانس کا اعلان ۔ فرانس میں نئی وزارت قائم ہو گئی

پیرس ۷ جنوری۔ فرانس کے نئے وزیر اعظم موسیو رینے مائر نے ملک کی قومی اسمبلی میں تیونس اور مراکش کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ فرانس اپنے زیر حفاظت علاقوں کے معاملات میں دوسرے ملکوں کو دخل دینے کی اجازت نہیں دے گا۔ انہوں نے کہا تیونس اور مراکش کے متعلق بات چیت پھر سے شروع ہونی چاہئے۔ لیکن بات چیت اسی بنیاد پر ہو سکتی ہے کہ ان دونوں ملکوں کا امن برقرار رہے ۔۔۔۔ نئے وزیر اعظم اپنی کابینہ مرتب کرنے کے لئے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ پچھلی جنگ عظیم کے بعد فرانس میں یہ اٹھارویں وزارت ہے کل رات فرانس کی قومی اسمبلی نے موسیو مائر پر اعتماد کی قرارداد منظور کر لی۔ قرارداد کی موافقت میں تین سو نواسی اور مخالفت میں دو سو پانچ ووٹ آئے رائے شماری سے پہلے موسیو مائر نے اس پروگرام کی وضاحت کی جس پر ان کی حکومت عملدرآمد کرنا چاہتی ہے۔ پروگرام میں دوسری باتوں کے علاوہ ملک میں آئینی اصلاحات جاری کرنے پر غور بھی شامل ہے۔ مجوزہ آئینی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ قومی اسمبلی کو توڑنے کے سلسلہ میں حکومت کے اختیارات پر جو پابندیاں عاید ہیں ان میں سے بعض پابندیوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کریں گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو بعض خاص حالات میں ہنگامی طریقے اختیار کرنے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔

امداد باہمی کی صوبائی کپاس کارپوریشن باہر بھیجنے کے لئے بڑی مقدار میں روئی خرید رہی ہے

لاہور ۷ جنوری۔ پنجاب کی امداد باہمی کی صوبائی کارپوریشن باہر بھیجنے کے لئے کثیر مقدار میں روئی خرید رہی ہے۔ کارپوریشن نے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ کمیشن ایجنٹوں اور دلالوں کی بجائے بیرونی خریداروں سے براہ راست بات چیت کی جائے۔ پچھلے سال کارپوریشن نے تین کروڑ تینتیس لاکھ روپیہ کا کاروبار کیا جس میں اس کو دو کروڑ اڑتیس لاکھ روپیہ کا نفع حاصل ہوا۔ اس کارپوریشن کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ روئی کی تجارت امداد باہمی کے اصولوں پر چلائی جائے۔

کراچی میں طلباء اور پولیس کے درمیان جھڑپ ہو گئی

کراچی ۷ جنوری۔ کراچی کے کالجوں کی یونین کے ایک وفد نے آج وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن سے ملاقات کر کے ایک یادداشت پیش کی۔ جس میں پڑھائی کی فیسوں میں کمی۔ سکولوں میں پیسے کے اختیارات کی کمی۔ اور یونیورسٹی میں ضمنی امتحانات کا طریقہ رائج کرنے کی درخواست کی گئی تھی وزیر تعلیم نے یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور ڈائرکٹر تعلیمات سے کہا کہ وہ اس یادداشت پر غور کریں ۔۔۔ اس سے پہلے طلباء نے حکام کی لگائی ہوئی پابندیوں کو توڑتے ہوئے ایک جلوس نکالا جس میں ان کی پولیس سے جھڑپ ہو گئی اس جھڑپ میں کچھ طالبعلم زخمی ہو گئے۔

سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مسٹر اے حلیم نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج کا واقعہ افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کے وفد کو وزیر تعلیم نے یقین دلایا ہے کہ پولیس کے رویہ کے خلاف ان کے الزام کی پوری پوری تحقیقات کی جائے گی۔

مسٹر سنگمن ری جاپان سے کوریا روانہ ہو گئے

ٹوکیو ۷ جنوری۔ جنوبی کوریا کے صدر مسٹر سنگمن ری جو جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا سے ملنے آئے ہوئے تھے آج ٹوکیو سے کوریا روانہ ہو گئے۔ روانگی سے پہلے انہوں نے کہا کہ جب تک جاپان اور کوریا میں کوئی نہ کوئی سمجھوتہ نہ ہو جائے مشرق بعید میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

ان کے جاپان آنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ اجتماعی سلامتی کیلئے ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس میں نیشنلسٹ چین بھی شامل ہو۔

کمیونسٹ ممالک میں مذہبی آزادی ہے

برطانیہ میں پولینڈ کے سفیر کا بیان

لنڈن ۷ جنوری۔ برطانیہ میں پولینڈ کے سفیر نے کہا ہے کہ مشرقی یورپ کے ممالک میں لوگوں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہے۔ آپ نے کہا حکومت اسی وقت کوئی قدم اٹھاتی ہے جب کوئی مذہبی آدمی حکومت کے خلاف کاروائی کرتا ہے۔

راڈر سے چلنے والا ہوائی جہاز

سڈنی ۷ جنوری۔ آسٹریلیا میں ایک ایسا ہوائی جہاز تیار ہو رہا ہے جو بجائے ہواباز کے راڈر کے ذریعہ سے چلایا جائے گا۔ اس ہوائی جہاز سے دور دراز کے علاقوں میں چھوٹے ایٹم بم گرانے کا کام لیا جائے گا۔ یہ ہوائی جہاز ان امریکی ہوائی جہازوں سے بہتر ہو گا جو کوریا میں استعمال کئے جا رہے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"وہ عظیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا۔ وہ کریم اور کرامت نشان جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا۔ وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا۔ وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا۔ وہ حلیم اور بےنفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا۔ وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا اور معجزۂ قدرت رحمٰن کہ جو امی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا اور ہر ایک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔"

(براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۱۰)

سامراجی طاقتیں جلد ہی مصر سے نکل جائینگی

مصر کے وزیر اعظم کا اعلان

قاہرہ ۷ جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے کہا ہے کہ سامراجی طاقتیں بہت جلد ہمارے ملک سے نکل جائیں گی۔ اور ملک کے باشندوں کو زیادہ دیر تک انتظار کرنا نہیں پڑے گا۔ یہ اعلان انہوں نے کل گولہ بارود کے ایک کارخانہ کے مزدوروں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

کوریا میں اقوام متحدہ کے چالیس ہزار سپاہی فرار

ٹوکیو ۷ جنوری۔ جب سے کوریا کی جنگ شروع ہوئی ہے اقوام متحدہ کے چالیس ہزار سپاہی میدان جنگ سے فرار ہو چکے ہیں۔ ان میں سے چھتیس ہزار کو یا تو گرفتار کیا جا چکا ہے یا وہ خود بخود واپس آ گئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں کی شمالی کوریا پر بمباری

ٹوکیو ۷ جنوری۔ کل اقوام متحدہ کے ایک سو بیس ہوائی جہازوں نے شمالی کوریا میں دریائے یالو سے تیس میل دور کمیونسٹوں کے جنگی مرکزوں اور رسد کے ذخیروں پر شدید گولہ باری کی۔ آج بحری جہازوں نے مغربی ساحل کے قریب کمیونسٹوں کے مورچوں پر گولہ باری کی۔

صدر ٹرومین کی کانگرس میں آخری تقریر

واشنگٹن ۷ جنوری۔ آج صدر ٹرومین امریکی کانگرس کے اجلاس میں آخری تقریر کریں گے۔ یہ اجلاس سینیٹ اور ایوان نمائندگان کا مشترکہ اجلاس ہوتا ہے اور اس میں ملک کے خارجی اور داخلی معاملات پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر دفتر الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے سرزمینِ عرب کو کیوں ترجیح دی گئی؟

خانۂ کعبہ ہی انسانیت کا ابتدائی اور آخری مرکز ہے

از حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

الفرقان کے خاتم النبیین نمبر کے لئے خاکسار نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار پیش کیا کہ "سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے سرزمین عرب کو کیوں ترجیح دی گئی"۔ اس کے جواب میں حضور نے مندرجہ ذیل جواب ارقام فرمایا ہے (ابو العطاء)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے سرزمین عرب کو اس لئے ترجیح دی گئی ہے کہ سب سے پہلا گھر خداوند تعالےٰ کی عبادت کے لئے اسی سرزمین میں بنا تھا۔ ان اول بیتٍ وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدًی للعالمین (آل عمران ع ۱۰) یعنی سب سے پہلا گھر جو تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ اسے مبارک اور سب دنیا کی ہدایت کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ کی بنیاد اس وقت رکھی گئی، جب آدم کی نسل پھیلی نہ تھی۔ اور ایک علاقہ میں رہتی تھی۔ جن کو ایک مرکز جمع کر سکتا تھا۔ اس کے بعد جیسا کہ بائبل اور قرآن سے ثابت ہے انسان پھیل گئے۔ اور کئی مراکز اور مذاہب میں منقسم ہو گئے۔

اس کے بعد خدا تعالےٰ کی مشیت نے چاہا کہ پھر انسانوں کو ایک کعبہ کے گرد جمع کیا جائے۔ اور آدم اول کی طرح پھر ایک برادری میں منسلک ہوں۔ چنانچہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کو مبعوث فرمایا۔ اور جس طرح وحدت انسانی کی ابتدا میں خانہ کعبہ انسانیت کا مرکز تھا۔ وحدت انسان کے آخری دور میں بھی اسی کو اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اور وہی اس کا مستحق تھا۔ پس دورِ آخر کے بانی اور انبیاء کے سردار خاتم النبیین کو مکہ میں بھیجا گیا۔ تاکہ وحدت انسانی کا نبی اور وحدت انسانی کا قبلہ دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۲۶/۱۱/۵۲

(رسالہ الفرقان خاتم النبیین ۱۹۵۲ء)

تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے"۔

(فتح اسلام صفحہ ۱۶-۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان احباب کو خدمت اسلام کے لئے سخت محنت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے ہمیں اپنے اوقات کو بہترین مصرف میں لانا ہے۔ وقت کی پابندی اور محنت کی عادت ہماری خصوصیات زندگی بدلنی لازم ہیں۔ تا اسلام کے دوبارہ احیاء میں ہم قابل قدر خدمات سرانجام دے سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔

ناظر تعلیم و تربیت

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

تحریکِ جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرنا ہے

ہر ایک احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریکِ جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریکِ جدید میں حصہ نہیں لیتا تو اسکے احمدیت میں داخل ہونے کا کیا فائدہ"

(سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

نغمۂ اطفالِ احمدیہ

ہم کفر پرستی کو دنیا سے مٹا دینگے
خدام محمدؐ ہیں ہم جیا کر احمدؑ ہیں
ہم ابرِ کرم بنکر چھا جائینگے دنیا پر
جو راہ صداقت کی احمدؑ نے بتائی ہے
مہدیٔ زماں کے اب محمود خلیفہ ہیں
ایثار دکھائیں گے ہم مالی و جسمانی
اسلام کی خدمت میں ہم عمر گزارینگے
ہے بسترِ غفلت پر سوئی ہوئی دنیا اب
آرام صلہ دینگے آلام و مصائب کا
چھا جائینگے بادل پر اللہ کی رحمت کے
معلوم ہے یہ ہم کو سرکش جو مخالف ہیں

توحید کے نعروں سے عالم کو جگا دینگے
اسلام کو دنیا میں پھیلا کے دکھا دینگے
اللہ کی رحمت کا ہر اک کو پتا دینگے
وہ راہ ہدایت کی ہم سب کو بتا دینگے
جو کچھ بھی کہیں گے وہ ہم کرکے دکھا دینگے
حتیٰ کہ رہِ حق میں گھر بار لٹا دینگے
جب وقت پڑے گا تو گردن بھی کٹا دینگے
ہم بانگِ درا بن کر اک بار جگا دینگے
دشنام کے بدلے ہم دشمن کو دعا دینگے
اور آتشِ دشمن کو گلزار بنا دینگے
اک دن درِ مہدی پر سر اپنے جھکا دینگے

ہم نیک ارادوں کو لے کر ہی تو اُٹھے ہیں
محمودؔ زمانہ سے باطل کو مٹا دینگے

محمود الحق آبادی

خدام الاحمدیہ اور اخلاق فاضلہ

عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم (مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ:۔ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(۱) ہمیشہ سچ بولو (۲) وعدہ پورا کرو (۳) امانت ادا کرو (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) نظر نیچی رکھو (۶) اور اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکو۔

ہر خادم سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان اخلاق کا حامل ہو۔ (مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ)

ولادت آج سید محمود احمد صاحب کراچی کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ نومولودہ قاضی محمد صدیق صاحب کاتب کی نواسی اور حکیم محمد عبد اللہ صاحب مرحوم آف ماچھی واڑہ کی پوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۵۳ء

آزاد و خود مختار جمہوریہ

کراچی کی خبر ہے، کہ جب مجلس دستور ساز میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر اس ماہ کے آخر میں غور و خوض شروع ہو گا۔ تو الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان اس امر کی تجویز پیش کرینگے کہ پاکستان ایک آزاد خود مختار جمہوریہ ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ جب پاکستان کا رئیس مملکت انتخاب سے مقرر ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ملک کو ایک آزاد اور خود مختار جمہوریہ ہونے کا اعلان کرے۔

پاکستان ہر لحاظ سے فی الواقعہ ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے۔ اس لئے ایسا اعلان کوئی غیر معمولی چیز نہیں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ملک میں خواجہ صاحب کی اس ترمیم کا خیر مقدم نہایت مسرت کے جذبات سے کیا جائے گا۔ اور دستور ساز اسمبلی اس کو اپنانے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرے گی۔ حقیقت یہی ہے کہ پاکستان جس دن سے ایک علیحدہ مملکت کی صورت میں معرض وجود میں آیا ہے عملاً اسی روز سے ایک آزاد و خود مختار ملک بن چکا ہے۔ محض اصطلاحاً نو آبادی سمجھا جاتا رہا ہے۔ ورنہ برطانیہ کی دوسری نو آبادیات مثلاً آسٹریلیا یا کینیڈا کے مقابلہ میں اس کا مقام بالکل خود مختارانہ رہا ہے۔

اس ضمن میں ایک سوال یہ بھی اٹھایا گیا ہے کہ آیا پاکستان آئندہ دولت مشترکہ کا رکن رہے یا نہ رہے۔ اس بارے میں اسمبلی کے ارکان میں اختلاف نظر آتا ہے۔ اس کے متعلق آخری فیصلہ کرنا تو انہی لوگوں کا حق ہے جن کے سپرد ملک و قوم نے وضع آئین کا کام سپرد کیا ہے۔ البتہ یہ بات واضح ہے۔ کہ آزاد و خود مختار ہو کر بھی اپنے مفاد کے پیش نظر اگر پاکستان چاہے تو دولت مشترکہ کا رکن رہ سکتا ہے۔ بھارت کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

دولت مشترکہ کی ہیئت میں ایسی تبدیلیاں پہلے ہی کر لی گئی ہیں۔ کہ ایک آزاد و خود مختار ملک بھی اگر چاہے تو دولت مشترکہ کا رکن رہ سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آئین ساز اسمبلی اس بات کا فیصلہ ہر پہلو کو سوچ سمجھ کر کرے گی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ برطانیہ نے اب تک جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ حوصلہ افزا نہیں ہے۔ اور ملک میں اس کے خلاف سخت بددلی موجود ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ دولت مشترکہ در اصل زیادہ تر برطانیہ کے عزائم و مقاصد ہی کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ کسی ایسی صورت میں چمٹے رہنا جس سے تمام فائدہ تو برطانیہ کو ہی ہو۔ اور دوسرے ممالک محض اس کے حاشیہ بردار کی حیثیت رکھیں کوئی اچھا محسوس نہیں ہوتا۔ مگر اس بات کا صحیح فیصلہ کرنے کے لئے ہمیں خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور دنیا کے موجودہ حالات کو نظر انداز کر کے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ جس سے ہمیں نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ بہرحال یہ معاملہ کافی غور و مصلحت اندیشی کا طالب ہے۔

نہروں کے متعلق احتجاج

پنجاب اور بہاولپور کی نہروں میں پانی کی کمی کی وجہ سے جو فصل کا نقصان پاکستان کو پہنچ رہا ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت پاکستان نے بھارت کی حکومت سے احتجاج کیا ہے۔ ان نہروں میں کمی کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بھارت نے ستلج اور راوی سے نکلنے والی نہروں سے معمول سابقہ کی نسبت پانی کا استعمال زیادہ کر دیا ہے۔ حالانکہ جہاں تک عدل و انصاف کا تعلق ہے۔ بھارت کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ ان نہروں کے متعلق پانی لینے کا جو حق پاکستان کے ان علاقوں کو تقسیم سے پہلے حاصل تھا۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی جائز نہیں سمجھی جا سکتی۔

اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ عین اس وقت جبکہ پاکستان کے اس علاقہ کو جو ان نہروں سے سیراب ہوتا ہے سخت ضرورت ہوتی ہے۔ پانی بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً فصل خریف کے پکنے کے وقت پانی کم کر دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ربیع کی فصل کی بجائی کو نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ اندازہ ہے کہ اس سال ربیع کی فصل پہلے کے مقابلہ میں ایک تہائی کم بوئی گئی ہے۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ جبکہ پہلے ہی ملک میں غذائی قلت کا دورہ ہے۔ پچھلے سال جب گندم کے پکنے کا موقعہ تھا۔ پانی یکایک کم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے جھاڑ میں معتدبہ کمی واقع ہو گئی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہیں ہو سکتا۔ کہ بھارتی حکومت دیدہ دانستہ پاکستان کو تکلیف دینا چاہتی ہے۔ پاکستان کا احتجاج حق بجانب ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بھارتی حکومت اس کا خاطر خواہ تدارک کرے گی۔ اور اپنے ہمسایہ ملک کو ناحق نقصان رسانی سے باز آجائے گی اور عدل و انصاف اور انسانیت کے پیش نظر ان نہروں کے پانی حسب معمول جاری رہنے دے گی۔

اگر سوچا جائے تو پاکستان کے اس زرخیز علاقہ کو اس طرح بنجر بنانے سے پاکستان کو جو نقصان ہو گا سو ہو گا اس سے خود بھارت کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس علاقہ کی گندم کی فاضلہ پیداوار سے اسکو بھی مدد پہنچ سکتی ہے۔

اس وقت تمام دنیا میں کم و بیش غذائی قلت موجود ہے۔ ایک زرخیز علاقہ کو دیدہ دانستہ نقصان پہنچا کر بنجر بنا دینا اور اس کی پیداوار کم کر دینا بین الاقوامی مفادات کے پیش نظر بھی غلط کاری سمجھا جائے گا۔ اور انسانیت دشمنی کے مترادف ہے۔

ہمیں امید ہے کہ حکومت پاکستان اس معاملہ کو صرف احتجاج تک محدود نہ رکھے گی۔ بلکہ کوئی ایسے ٹھوس اقدام کرے گی۔ جس سے یہ خدشہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جائے۔

عازمان کراچی

احراری اخبار "آزاد" لاہور اشاعت ۷ جنوری ۱۹۵۳ء میں پہلے صفحہ پر یہ ہدایت شائع ہوئی ہے

"مولانا محمد علی قاضی احسان احمد صاحب متوجہ ہوں صدر مرکز یہ محترم تاج الدین انصاری کا یہ ارشاد جاری کیا جا رہا ہے۔ کہ آپ جہاں بھی ہوں اپنے جمیع پروگرام کو کینسل کر کے ۹ جنوری کی صبح کو کراچی پہنچیں۔"

مودودیوں کے اخبار "تسنیم" ۸ جنوری (در اصل ۷ جنوری) ۱۹۵۳ء حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

"لاہور ۶ جنوری۔ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی پاکستان اور مولانا امین احسن اصلاحی ۸ جنوری کی صبح کو پاکستان میل سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔"

احراریوں اور مودودیوں کی تاریخ اور ان کے کارنامے جو قیام پاکستان کے ضمن میں تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد انہوں نے دکھائے۔ بہی خواہان پاکستان کو امید ہے بھولے نہیں۔ اور نہ بھول سکتے ہیں۔ اس لئے تفصیلات میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ صرف دو شاندار لفظوں کا ذکر کافی ہے جو ان سیاسی دیداروں کی ایجاد بندہ ہے۔ احراریوں کی لغت میں پاکستان کا نام "پلیدستان" اور مودودیوں کی لغت میں "جنت الحمقا" ہے۔ اتنی بات مزید براں اور خیال کر لیجئے۔ کہ یہ دونوں گروہ مسلمانوں کے علی الرغم دشمنان اسلام و پاکستان کے حلیف تھے۔ اور ہیں۔ اب اندازہ کر لیجئے کہ یہ لوگ کراچی میل پر کس طرح سوار ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ان کی جیبوں میں کلکتہ کے ٹکٹ چھپے ہوئے ہیں۔ ع

اپنے ذہنوں سے رہیں اہل کراچی ہشیار
کچھ بزرگ آتے ہیں مسجد سے خضر کی صورت

یو این او کے چارٹر پر نظر ثانی

یو۔ این۔ او کی ٹرسٹی شپ کونسل کے صدر ڈاکٹر رالف بنچ نے جو امریکی حبشی ہیں نئی دہلی میں ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے۔

"یو۔ این۔ او کے چارٹر پر نظر ثانی ہونی چاہیئے کیونکہ موجودہ چارٹر اس وقت مرتب کیا گیا تھا۔ جب جنگ ابھی ابھی ختم ہوئی تھی۔ اور یہ توقع تھی۔ کہ دوران جنگ کی طرح دنیا کی مختلف قومیں آئندہ بھی متحد رہیں گی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔"

ہم عرض کرتے ہیں کہ جب تک اقوام متحدہ کی کوئی انجمن مفاد پرست اقوام کی سرد و گرم جنگ کا اکھاڑہ بنی رہے گی۔ اس وقت تک چارٹر بدلا جائے یا نہ بدلا جائے کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ بے شک اقوام متحدہ نے بعض پہلوؤں میں کچھ مفید کام کیا ہے۔ مگر اس کام کے پیچھے بھی بڑی بڑی اقوام کے خود غرضانہ عزائم و مقاصد پوشیدہ ہیں۔ اور اس میں بھی خود غرضی کا پہلو صاف نظر آتا ہے۔ اس لئے جب تک اقوام کی ذہنیت تبدیل نہ ہو گی۔ اور بڑی چھوٹی اقوام کا امتیاز ختم نہ ہو گا۔ کوئی ایسی مجلس کامیاب نہیں ہو سکتی۔

بے شک اتنی بڑی مجلس کے لئے ضوابط و قواعد کی ضرورت ہے۔ مگر اصل چیز نیک نیتی اور انسانیت ہے۔ جب تک یہ نہ ہو۔ قانون خواہ کتنے ہی آسمانی کیوں نہ ہوں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

سپاہی کیلئے ضروری ہے
کہ وہ مسلح ہو

آپ اللہ تعالیٰ کے سپاہی ہیں۔ لیکن توپ و تفنگ سے نہیں۔ بلکہ دلائل اور دعاؤں کے ہتھیار سے مسلح ہونا آپ کے لئے ازحد ضروری ہے۔ چنانچہ "تبلیغی نوٹ بک" کا نسخہ اس غرض کو پورا کرتا ہے۔ ایک نسخہ آپ بھی اپنے پاس ضرور رکھئے

قیمت ۴ر فی نسخہ یا ۲/۴ روپے درجن

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

ڈوئی کے انجام کا آغاز

ناکامی اور ذلّت کا پہلا دھکّا

(ڈوئی کے متعلق جدید تحقیق کا ایک باب ۲)

——چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے انچارج امریکہ مشن——

منقول از ماہنامہ خالد ربوہ ماہ جنوری ۱۹۵۳ء

تیس کروڑ روپے کا مالک صیحون شہر (امریکہ) میں بادشاہوں کی مانند رہنے والا۔ جسے ہر سال تیس لاکھ روپے کے تحائف اس کے مریدوں کی طرف سے پیش ہوتے تھے۔ ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کے متعلق خدا کے مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ "میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا" خدا کے مسیح کے فرمائے ہوئے یہ الفاظ کس طرح پورے ہوئے اس بارہ میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ نے مزید تحقیق فرمائی ہے۔ وہ اس تحقیق کو علمی دنیا کے سامنے جلد ایک کتاب کی صورت میں پیش کرنے والے ہیں۔ اس کتاب کا ایک باب "ڈوئی کے انجام کا آغاز" خالد کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

۲۷ دسمبر ۱۹۰۲ء کے لیوز آف ہیلنگ (Leaves of Healing) میں ڈوئی نے لکھا۔

"ہندوستان میں ایک بیوقوف شخص ہے۔ جو محمدی مسیح ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ وہ مجھے بار بار لکھتا ہے۔ کہ حضرت عیسے کشمیر میں مدفون ہیں جہاں پر ان کا (مقبرہ) دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ اس نے خود وہ (مقبرہ) دیکھا ہے۔ مگر بیچارہ دیوانہ اور جاہل شخص پھر بھی یہ بہتان لگاتا ہے کہ خداوند مسیح ہندوستان میں فوت ہوئے (واقعہ یہ ہے کہ) خداوند مسیح بیت عنیاہ کے مقام پر آسمان پر اٹھایا گیا۔ جہاں پر وہ اپنے سماوی جسم کے ساتھ موجود ہے"

یہ پہلا موقعہ تھا کہ مسٹر ڈوئی نے اپنے اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا اور وہ بھی اس درجہ حقارت کے ساتھ۔ اسے اپنی طاقت رعونت سے اپنی بڑھتی ہوئی دولت و حشمت پر۔ اپنے ترقی کرتے ہوئے شہر پر۔ اپنی حیرت انگیز شہرت پر اور اپنے مریدوں کی کثرت پر مغرور تھا۔ اور درجہ غرور اس کے نزدیک ہندوستان کا یہ شخص نہایت ہی کس مپرس۔ کم عقل اور کم علم انسان تھا۔ مگر اپنی عقل و علم پر تکبر کرنیوالے ڈوئی کو یہ علم نہ تھا کہ یہ اس غریب وبے کس و گمنام وبے ہنر" انسان کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا۔ اور خدا تعالے کی غیرت جب بھڑکتی ہے۔ تو اس کے سامنے نہ کسی کی طاقت و قوت ٹھہر سکتی ہے نہ دولت و حشمت اور نہ شہرت و اقتدار۔ خدائے ذی جبروت کے ایک اشارے پر شہر گر سکتے اور ملک برباد ہو سکتے ہیں۔ ان حقارت آمیز الفاظ سے اس کمبخت انسان نے خدائے قہار کے جوش کو بھڑکایا تھا۔ اس دشمن نادان وبے راہ کو یہ علم نہ تھا کہ اس نے خود ہی تیغ بُرّان محمد کو دعوت دی ہے اور اس کی بنیاد بھی عین اس وقت سے رکھدی گئی ہے۔ جبکہ اس نے یہ ذلیل الفاظ اپنے بدقسمت قلم سے نکالے۔ اسی پرچہ میں۔ اسی مضمون میں جو درحقیقت اس کی ایک تقریر کا متن تھا اس نے چند سطور کے بعد ہی یہ اعلان کیا کہ وہ عنقریب نیویارک میں ایک بڑا جلسہ کرے گا۔ تاکہ امریکہ کے اس سب سے بڑے شہر سے گھر گھر اپنی تبلیغ شروع کرکے گویا سارے امریکہ پر صیحونی یلغار کر دی جائے۔ چنانچہ اس نے کہا:۔

"میں نہیں جانتا کہ میں امریکہ کے اس عظیم شہر میں اپنے مشن کو پھیلانے کے دیرینہ ارادہ کے لئے کب وقت نکال سکونگا۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ یہ سفر آئندہ خزاں سے زیادہ ملتوی نہ ہوگا"

یہ جلسہ حسب پروگرام سال آئندہ کی خزاں میں منعقد بھی ہوا۔ مگر یہی جلسہ ڈوئی کے زوال کی تمہید بھی بنا۔ اس کی تفصیلی داستان عبرت ناک اور ایمان افروز ہے۔ جنوری ۱۹۰۳ء میں اس نے یہ پروگرام لیوز آف ہیلنگ (Leaves of Healing) میں معین طور پر شائع کر دیا کہ وہ Zion Restoration Host کے تین ہزار سپاہیوں کے ساتھ نیویارک کی سب سے بڑی جلسہ گاہ Madison Square Garden میڈیسن اسکوائر گارڈن میں ماہ اکتوبر کے دوران میں متواتر دو ہفتے تک روزانہ میٹنگیں منعقد کرے گا۔ امریکہ بھر کے اخباروں میں یہ خبر بڑے جلی عنوانوں اور خوب حاشیہ آرائی کے ساتھ شائع ہوئی۔ ڈوئی کے لئے یہ قدم معمولی نہ تھا۔ زائن سٹی سے نیویارک کا فاصلہ نوسو میل کے قریب ہے۔ اس لمبے فاصلہ کے لئے ہزاروں اشخاص کی آمد و رفت کا کرایہ۔ پھر دو ہفتے تک ان کا ہوٹلوں اور خورد و نوش کا کرایہ پھر میڈیسن اسکوائر گارڈن جیسی جگہ کو جس کا ایک رات کا کرایہ ہی ہزاروں ڈالروں سے کم نہیں ہوتا۔ متواتر دو ہفتے کے لئے حاصل کرنا۔ پھر نیویارک کے ہر گھر میں لٹریچر دینے کے اخراجات الغرض یہ سب انتظامات لاکھوں ڈالروں کے خرچ متقاضی تھے کوئی وجہ نہ تھی کہ امریکہ کا پریس یہ خبر سنکر چونک نہ پڑتا۔ مثال کے طور پر نیویارک کے ایک اخبار جرنل کو لیجئے۔ اس نے اس خبر کو اس عنوان کے ساتھ اپنے ۲ر فروری ۱۹۰۲ء کے پرچہ میں شائع کیا۔

"ڈوئی کا لشکر ہم پر چڑھائی کرنیوالا ہے"
"میڈیسن اسکوائر گارڈن کیمپ کے لئے کرایہ پر لے لیا گیا"

اس خبر کی اشاعت پر امریکن رپورٹر ملک کے طول و عرض سے شہر صیحون میں پہونچ گئے۔ اس میٹنگ کی دعوت امریکن صیحونیوں کو ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے صیحونیوں کو بھجوائی گئی۔ خود ڈوئی نے اپنے اخبار میں اعلان کیا کہ:۔

"ہر وہ صیحونی جس نے احیاء ملیت کی قسم کھائی ہے۔ اسکو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے بحیثیت ایلیاہ ہونے کے اس جماعت کے ہر ممبر کو یہ ہدایت دی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نیویارک چلے اور سوائے اس کے کہ ان کو کوئی ایسا عذر ہو جس کی بنا پر وہ خدا تعالے کے عرش عدل کے سامنے بری ہو سکیں انہیں اس ہدایت کی تعمیل سے انحراف نہ کرنا چاہیئے"۔

اس اعلان کے شائع ہوتے ہی تین ہزار کا "لشکر" چند دنوں میں تیار ہو گیا۔ اور آئندہ دس مہینہ تک اس جلسہ کی پبلسٹی اخبارات میں ہوتی رہی۔ دس لاکھ کارڈ ددورقے۔ ٹریکٹ اور پروگرام کے اشتہارات ہزار ہا ڈالر خرچ کرکے چھپوائے گئے۔ صیحونی بینڈ اور آرکسٹرا کے لئے نئی یونیفارمیں تیار ہوئیں۔ گانے والوں کے لئے نئے لباس سلے۔ رنگین جھنڈیاں اور طرح طرح کے علم۔ موسیقی کے آلات۔ اور ان مزامیر اور موسیقی کے صفحات کو رکھنے کے خوبصورت اسٹینڈ خاص آرڈر دے کر منگوائے گئے۔ تین ہزار اشخاص کے کھانے پینے کے سامان اور ان کے ڈائننگ رومز کا سامان الگ خرید اگیا۔ زائن گارڈ کی یونیفارمیں اور دوسری سینکڑوں آئیٹموں پر کثیر رقم صرف کی گئی۔ اور ان سب تیاریوں کی تفاصیل ساتھ ساتھ پریس میں آتی رہیں اور اس کی شہرت اس قدر بڑھی کہ ایک ریلوے کمپنی نے صیحون سے نیویارک جانے والوں کو صرف پندرہ ڈالر میں واپسی سفر کا رعایتی ٹکٹ جاری کیا

اکتوبر کے شروع میں ایک روز شکاگو سے آٹھ ٹرینیں صیحونی لشکر سے لدی ہوئی نیویارک کے لئے روانہ ہوئیں۔ تمام صیحونیوں کو "ڈوئی" کا حکم یہ تھا۔ کہ وہ اسٹیشن سے سیدھے میڈیسن اسکوائر گارڈن پہنچیں۔ ڈوئی نے اپنے قیام کا انتظام نیویارک کے خوبصورت پارک ایونیو ہوٹل میں کروایا۔ نیویارک کے اخبارات دی ہسن دی ورلڈ۔ دی امریکن۔ دی ٹریبیون۔ دی جرنل سب نے ان مہمانوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور ان کی آمد کے پروگرام کی تمام تفاصیل کو شائع کیا۔

ماہ اکتوبر کے ایک اتوار کی شام کو دو ہفتے کی میٹنگوں کا باقاعدہ افتتاح ہونے والا تھا یہ شام ڈوئی کے لئے ایک فیصلہ کن شام تھی۔ کیونکہ اس کی کامیابی پر اس کا سکہ سارے ملک میں جو پہلے ہی اس کی ترقی سے مرعوب تھا بیٹھ جانے والا تھا۔ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں قریباً پندرہ ہزار حاضرین موجود تھے۔ اور ہزاروں ہزار لوگ گارڈن کے باہر بھی کھڑے تھے ایک طرف زائن ہوسٹ کے تین ہزار والنٹیر تو دوسری طرف مختلف یونیفارموں میں ملبوس پچاس بینڈ۔ حاضرین کے لئے یہ اپنی طرز کا ایک نرالا ہی منظر تھا۔

اپنے روایتی ڈرامائی انداز سے ڈوئی نے جلسہ کا پروگرام شروع کیا۔ پہلے بینڈز نے ترانے بجائے۔ پھر ایک مغنیہ نے مذہبی گیت گا کر لوگوں کو مسحور کیا۔ اس کے بعد ڈوئی اپنی معرکۃ الآراء تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔ لوگ پتھر کے بت بنے ہمہ تن گوش تھے۔ نیویارک کی تاریخ میں ابھی تک کسی مذہبی تحریک نے اتنے بڑے پیمانے پر اس شہر کو چیلنج نہ کیا تھا۔ مگر ڈوئی نادان ڈوئی نے اس جلسے کا پروگرام خدا تعالے کے ایک صادق مامور کی تحقیر کے ساتھ بنا کر اپنی بربادی کا بگل خود بجا دیا تھا۔ ڈوئی کا " Zero Hour" آچکا تھا۔ اس کی ترقی اپنے نقطۂ کمال کو پہنچ چکی تھی۔ ڈوئی ایک جادو کر دینے والے مقرر کی شہرت رکھتا تھا۔ وہ حاضرین پہ چھا جانے کا ہنر خوب جانتا تھا۔ مگر اس قدر تیاریوں کے بعد اس شام کو جب اس نے تقریر شروع کی۔ تو خدائی تقدیر کے ماتحت وہ اپنی ساری کشش کھو چکی تھی۔ ڈوئی کا سحر باطل ہو رہا تھا۔ اس کا جادو ٹوٹ چکا تھا۔ یوں تو یہ وہی ڈوئی تھا جس کی ترقی نے لوگوں کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا تھا۔ مگر الٰہی مشیت کے ماتحت آج اس کی آواز بے رس اور اس کے الفاظ بے اثر ہو چکے تھے۔ وہ آواز جو شکاگو کے بڑے بڑے آڈیٹوریموں میں کامیابی کے ساتھ گونجتی رہی۔ آج ڈوئی کی اپنی شکست کی آواز بن چکی تھی۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوائفِ قادیان (۲)

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

محترم احمد دین صاحب زرگر نے بیان کیا۔ کہ حضور نے فرمایا۔ مغرب کی نماز کے فرض ادا کرنے کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ۔ تینتیس بار الحمد للہ۔ اور چونتیس بار اللہ اکبر کے بعد گیارہ بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو۔ انشاء اللہ مالی تنگی دور ہو جائیگی۔ میں اس وقت سے اس ہدایت پر عمل کر رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ مالی تنگی دور فرمائی ہے۔ محترم فضل دین صاحب نے بیان کیا۔ کہ انہوں نے ۱۹۰۴ء میں بیعت کی تھی۔ کسی نے حضورؑ سے عرض کی۔ فلاں شخص بھلامانس ہے۔ فرمایا مومن کی تعریف بھلامانس ہونا نہیں۔ بھلامانس پنجابی میں بیوقوف کو کہتے ہیں۔ مومن ہوشیار ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ نشیب و فراز کو دیکھتا ہے۔ اور ہر موقعہ پر اس کے مطابق کام کرتا ہے۔ میری موجودگی میں حضورؑ نے حاجی شہاب الدین صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ میں بھی اس میں شریک ہوا۔ محترم اللہ دین صاحب نے بیان کیا۔ کہ میری عمر اس وقت دس برس کی تھی۔ حضورؑ مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے۔ ماسٹر احمد دین صاحب فرید آبادی آپؑ کے حضور میں ایک نظم پڑھ رہے تھے۔ جس کا ایک مصرعہ یہ تھا۔ ع صدقے میں تیرے جاؤں اے قادیان والے میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ میں حضورؑ سے مصافحہ کروں۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا۔ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر مصافحہ کیا۔ فرمایا بچے کو اپنی جگہ پہنچ جانے دو۔ محترم سلطان احمد صاحب نے بیان کیا۔ کرم دین بھیں کے مقدمہ کی بات ہے۔ گورداسپور میں مقدمہ کے فیصلہ کی آخری تاریخ تھی۔ حضورؑ وہیں تھے صبح کی نماز پڑھی گئی۔ دوپہر کو مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کچہری گئے۔ واپس آئے تو ان کے چہرے اترے ہوئے تھے۔ حضورؑ اس وقت چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ حضورؑ کا دایاں ہاتھ سر کے نیچے تھا۔ خواجہ صاحب کچھ کہنا چاہتے تھے۔ مگر خاموش ہو جاتے تھے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ حضورؑ اٹھ بیٹھے اور تین بار فرمایا۔ "کیا خدا کے شیر پر روباہ ہاتھ ڈال سکتی ہے"۔ پھر آپ نے تقریر فرمائی۔ محترم حاجی محمد دین صاحب نے بیان کیا۔ کہ کرم دین بھیں کے مقدمہ میں حضور علیہ السلام جہلم تشریف لے گئے۔ تو وہاں قریباً ایک ہزار آدمیوں نے حضورؑ کی بیعت کی۔ یہ جہلم اور اردگرد کے علاقوں کے غریب لوگ تھے۔ فرمایا۔ یہ لوگ غربت کی وجہ سے قادیان نہیں آسکتے تھے خدا تعالےٰ نے یہ مقدمہ ان لوگوں کی خاطر کیا۔ تاکہ یہ بھی بیعت کرلیں۔ ڈاکٹر عطر دین صاحب نے بیان کیا کہ انہوں نے ۱۸۹۹ء میں بیعت کی تھی۔ آپ نے اسی زمانہ کا ایک واقعہ بیان کیا۔ جب وہ قادیان میں بورڈنگ ہاؤس میں رہتے تھے۔ ایک موقعہ پر حضورؑ نے ایک کام کے لئے بورڈنگ ہاؤس میں سے بعض طلباء کو بلایا۔ جب وہ جانے لگے۔ تو فرمایا۔ تم بھوکے ہو گے۔ ذرا ٹھیرو میں ابھی کھانا لاتا ہوں۔ حضورؑ اندر تشریف لے گئے۔ وہاں سے سالن سے بھری ہوئی ہنڈیا اٹھا لائے۔ محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے بیان کیا۔ کہ حامد علی صاحب ان کے ماموں تھے۔ مولوی صاحب کے والد گول کمرہ میں فوت ہوئے۔ تو حامد علی صاحب نے انہیں حضورؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؑ نے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور نواب محمد علی صاحب کو حکم دیا۔ کہ اس کا وظیفہ مقرر کر دیں۔ پانچ روپیہ وظیفہ مقرر ہوا۔ اڑھائی روپیہ وہ خود خرچ کر لیتے تھے۔ اور اڑھائی روپیہ والدہ ماجدہ کو دے دیتے تھے۔ ان کے والد صاحب کا نام برکت علی تھا۔ آخر میں محترم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ سب اسی در سے حاصل کیا ہے۔ ساری عمر میں نے اسی در پر گذاری ہے۔ تین منٹ میں کونسی بات بیان کروں۔ اور کونسی چھوڑوں۔ حضورؑ کے وصال کے وقت یہ غلام حضورؑ کے قدموں ہی میں حاضر تھا۔ میری ذات پر حضورؑ کی بے حد عنایات تھیں۔ اسی ڈیوڑھی پر میری زندگی گزری اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اب بڑھاپا بھی وہیں گزر رہا ہے۔ میرے والد کا نام مہتہ گورانداس تھا۔ میں ۱۸۹۵ء کے وسط میں جمعہ کے دن قادیان پہنچا۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بھائی عبد الرحیم صاحب کو قرآن شریف پڑھا رہے تھے۔ میں نے حامد شاہ صاحب (سیالکوٹ) کا خط مسجد مبارک کے نیچے مولوی عبد الکریم صاحب کو دیا۔ حضور علیہ السلام اس وقت مسجد مبارک کے سرخ چھینٹوں والے کمرے میں تھے۔ حضورؑ سے میرے متعلق پہلے بات ہو چکی تھی۔ جب میں حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو مولوی عبد الکریم صاحبؓ نے عرض کی۔ حضور وہ لڑکا یہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے آنکھیں اٹھائیں۔ اور ایک نظر مجھے دیکھا۔ وہ نظر مجھے کبھی نہ بھولے گی۔ فرمایا یہ تو بچہ ہے۔ یہاں کے لوگ شریر ہیں۔ کوئی فتنہ کھڑا کر دیں گے۔ وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کی۔ حضور یہ بڑا ہوشیار لڑکا ہے۔ یہ نماز سیکھ کے آیا ہے۔ میں ڈر رہا تھا۔ کہ اگر رد ہوا۔ تو میرا کہیں ٹھکانا نہیں۔ میں نے عرض کی۔ میں نے سیالکوٹ میں حضورؑ کی دو کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ نظر اٹھائی فرمایا کون کونسی۔ عرض کی انوار الاسلام اور نشانِ آسمانی۔ اس پر حضورؑ نے مجھے قبول فرمالیا الحمد للہ۔ نوٹ:۔ راقم الحروف نے ہر تقریر کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ نہ کہ مقررین کے الفاظ میں۔

تعارف

ذکرِ حبیب کے بعد حاضرین میں سے درویش اصحاب مسجد اقصیٰ کے اندرونی حصہ میں امام کے دائیں جانب اور ہندوستان کے مختلف حصوں اور پاکستان کے احباب بائیں جانب جمع ہو گئے۔ درویش اصحاب میں سے ہر ایک باری باری محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر کے پاس آتا۔ مولوی صاحب اس کا نام اور دیگر کوائف بیان کرتے چلے جاتے۔ تاکہ مہمان اصحاب درویش بھائیوں سے متعارف ہو جائیں۔ تعارف کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

قادیان کی سیر

۲۹ دسمبر کو پاکستانی زائرین قادیان کے مختلف محلہ جات دیکھنے کے لئے پولیس کی جمعیت کے ساتھ دس بجے کے قریب صبح روانہ ہوئے۔ دار الانوار میں سے ہوتے ہوئے دار البرکات۔ دار الفضل کالج۔ مسجد نور۔ فضل عمر ہوسٹل۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ دار العلوم۔ دار الرحمت اور دار الفتوح میں سے گزرے۔ ہر مسجد میں اجتماعی دعا کی گئی۔ ۳۰ دسمبر کو ساڑھے سات بجے صبح جلسہ گاہ میں پاکستانی زائرین کی اجتماعی تصویر کا انتظام کیا گیا۔

واپسی

تیس دسمبر کو ہندوستان کے وقت کے لحاظ سے تین بجے بعد دوپہر پاکستانی زائرین اور ہندوستانی دوست باغ میں جمع ہونا شروع ہوئے۔ نائب امراء نے متعلقہ زائرین کے سامان کے کوائف مرتب کئے۔ ساڑھے چار بجے محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب کی قیادت میں لمبی دعا ہوئی۔ جس میں زائرین۔ مقامی درویشوں۔ ہندوستانی مہمانوں اور حاضر الوقت مستورات نے شرکت کی۔ باغ میں بہت بھیڑ بھاڑ تھی۔ یوں معلوم ہوتا۔ جیسے قادیان کا بچہ بچہ ہمیں دعاؤں کے ساتھ الوداع کہنے کے لئے وہاں موجود تھا۔ اس وقت کی قلبی کیفیت بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ زائرین در و دیوار پر حسرت سے نظر ڈال رہے تھے۔ کہ خدا جانے ان شعائر اللہ کی زیارت پھر کب نصیب ہو۔ ہندوستانی بھائی باچشم پُرنم تھے۔ کہ خدا جانے ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کی ملاقات کب نصیب ہو۔ اس مجمع میں ہر آنکھ پُرنم تھی۔ اور ہر دل افسردہ۔ ہر شخص بیتابانہ ایک دوسرے سے ہم آغوش ہو رہا تھا۔ روانگی کے وقت بعض غیر مسلم معززین مثلاً سردار گوربچن سنگھ صاحب لالہ پیارے لال صاحب وغیرہم بھی الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔

پانچ بجے شام روانگی کا پروگرام تھا۔ مگر چونکہ پولیس کی جمعیت دیر سے پہنچی۔ اس لئے ہم نعرہ ہائے تکبیر اور زندہ باد کے نعروں کے درمیان ہندوستان کے چھ بجے قادیان سے روانہ ہوئے۔ نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ تاریکی تیزی سے اردگرد مسلط ہو رہی تھی۔ ساری لاریوں کے لئے لیلاں تک کا راستہ عبور کرنا کٹھن منزل تھی۔ انہوں نے آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کیا۔ کچے راستہ پر ایک جگہ ایک بس کیچڑ میں پھنس گئی۔ بعض درویش بھائیوں کی امداد سے بدقت نکالی گئی۔ قادیان سے لیلاں تک کا قریباً ایک میل کا راستہ ۵۰ منٹ میں طے ہوا۔ قافلہ نہر پر قریباً سات بج کر پانچ منٹ پر پہنچا۔ یہاں تک قافلہ کے ساتھ کبھی آگے اور کبھی پیچھے ننگے پاؤں۔ برہنہ سر بھاگتا ہوا وہی نوجوان درویش مرزا محمود احمدؐ آیا۔ جس نے پانچ روز قبل اسی مقام پر نصف شب کے قریب ہمیں اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا تھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ بٹالہ ہم نے سات بج کر بائیس منٹ پر عبور کیا۔ اور بٹالہ میں سے سات بجکر بیالیس منٹ پر گزرے۔ امرتسر آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر اور اٹاری نو بجکر چالیس منٹ پر پہنچے۔ یہاں تک قادیان کے احباب میں سے فضل الٰہی خان صاحب اور ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب ہمیں الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ہندوستان کے وقت کے لحاظ سے بارہ بجے اور پاکستان کے وقت کے لحاظ سے گیارہ بجے یہ قافلہ پاکستان کی حدود میں داخل ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ واپسی پر بھی ہمیں کسی قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ پاکستانی اور ہندوستانی افسران کا رویہ بے حد ہمدردانہ تھا۔ جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ واہگہ سے بارہ بج کر پچپن منٹ پر روانہ ہو کر ہم ڈیڑھ اور پونے دو بجے کے درمیان جودھامل بلڈنگ میں پہنچے۔ جہاں مسعود احمد صاحب نمائندہ الفضل شیخ محمود الحسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور اور جناب شیخ فیض قادر صاحب نے قافلہ کا استقبال کیا۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

دعائے مغفرت

(۱) میری ہمشیرہ امۃ الحی صاحبہ بنت بابو محمد شریف صاحب مرحوم (محلہ دار الرحمت قادیان) اہلیہ مکرم چودھری محمد منیر خاں صاحب سی۔ جی۔ او راولپنڈی یکم جنوری ۱۹۵۳ء بروز جمعرات صبح ساڑھے پانچ بجے بعمر ۳۹ سال راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرماویں۔ مرحومہ کی یادگار تین لڑکے اور ایک لڑکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ کا خادم بنائے۔ اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ لیفٹیننٹ محمد سعید راولپنڈی۔

(۲) سردار بی بی صاحبہ اہلیہ حاجی چودھری خدا بخش صاحب میانوالی ضلع سیالکوٹ بروز جمعرات بتاریخ ۲۵ دسمبر ۵۲ء وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے (مسعود احمد سوناوی دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ)

فیاض جاوید

احمدیوں کا اجتماع

(منقول از ہفت روزہ اقدام لاہور ۸ جنوری ۵۳ء)

چنیوٹ سے چھ میل کے فاصلے پر چناب کے کنارے کالے کالے مہیب پہاڑوں کے درمیان صاف ستھرے مکانوں کی ایک نئی بستی آباد ہو رہی ہے - یہ بستی جماعت احمدیہ پاکستان کا مرکز ہے - اور "ربوہ" کے نام سے مشہور ہے - ہر چند کہ بستی تعمیر کے ابتدائی مراحل میں سے گذر رہی ہے - پھر بھی اس درجہ اہمیت حاصل کر چکی ہے - کہ اس کا اپنا ریلوے اسٹیشن - لاری کا اڈہ - پوسٹ آفس - پبلک کال آفس اور تار گھر بھی معرض وجود میں آ چکا ہے - ہر سال دسمبر کے آخر میں یہاں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے پاکستان کے کونے کونے سے احمدی یہاں کھچے چلے آتے ہیں - اور وہ چہل پہل ہوتی ہے - کہ اس خاموش بستی کے ذرے ذرے میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے - اور کثرت اژدہام سے گرد و غبار کے بادل اُمڈ اُمڈ کر دور دراز سے گذرنے والے راہگیروں کو اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہتے اس مرتبہ جہاں ہزاروں احمدی عقیدت ربوہ میں آ جمع ہوئے تھے - وہاں مجھ جیسا ایک سادہ مسلمان بھی جا پہنچا میرا خیال تھا - کہ انتہائی شدید مخالفت کے باعث اب اس جماعت کے حوصلے پست ہو چکے ہوں گے - اور اس مرتبہ جلسہ پر وہ رونق نہیں ہوگی جو ہمیشہ سننے میں آتی ہے - لیکن مجمع دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی - جب میں وہاں پہنچا - تو جماعت احمدیہ کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد جلسہ کا افتتاح کرنے کے لئے جلسہ گاہ میں پہنچ چکے تھے - اور اپنی تقریر کے ابتدائی فقرے زبان سے ادا فرما رہے تھے جلسہ گاہ ہر قسم کے شان و شکوہ سے بالکل عاری تھی - ایک معمولی سی حد بندی کے وسیع احاطے میں خوش پوش لوگ ہزاروں کی تعداد میں بیٹھے ہوئے تھے - بیٹھنے کے لئے دریوں کا انتظام نہ تھا - مٹی پر مٹی ہی کے رنگ کی پرال بچھی ہوئی تھی - جس پر مرزا صاحب کے ہزاروں مرید بے تکلف بیٹھے ہمہ تن گوش بنے جلسہ سن رہے تھے -

البتہ اسٹیج پر جو جلسہ گاہ کی مناسبت سے اچھا خاصہ وسیع تھا - دریاں بچھی ہوئی تھیں اسٹیج اور پبلک کے درمیان آج کل کے "فیشن" کے مطابق کافی فاصلہ تھا - جو غالباً حفاظت کے پیش نظر چھوڑا گیا تھا -

مرزا صاحب نے آتے ہی کہا -

"یہ فاصلہ غیر ضروری طور پر زیادہ ہے - اس میں شک نہیں - کہ ایک حد تک حفاظت بھی ضروری ہے - لیکن اصل محافظ خدا تعالیٰ ہے - حفاظت کے ظاہری سامانوں پر اس درجہ بھروسہ کرنا خدائی حفاظت کے احساس پر گراں گذرتا ہے - اس لئے اس فاصلہ کو ختم کیا جائے اور اگر دوسرے روز جلسہ شروع ہونے سے قبل اس فاصلہ کو پاٹا نہ گیا - تو میں تقریر نہیں کروں گا"

بس پھر کیا تھا مریدان باصفا اس جرأت مندانہ اعلان پر جھوم ہی تو اُٹھے - اور چاروں طرف سے "امیر المومنین زندہ باد" کے نعرے بلند ہونے لگے - وہ تو مرید تھے - اس لئے اُن کا جھومنا لازمی تھا لیکن مرزا صاحب نے کچھ اس دلیری سے یہ اعلان کیا - کہ میں بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا - مرزا صاحب تو دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح کر کے واپس چلے گئے لیکن مجمع اپنی جگہ بیٹھا مبلغین اسلام کی تقریریں سنتا اور سر دھنتا رہا -

اس روز تو بازار کی چہل پہل اور لوگوں کی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر میں لائل پور واپس چلا آیا - دوسرے روز مرزا صاحب کی تقریر سے قبل میں پھر وہاں جا پہنچا - میں نے دیکھا - کہ واقعی اسٹیج اور سامعین کا درمیانی فاصلہ غائب تھا - اور لوگ قریب قریب اسٹیج سے لگ کر بیٹھے ہوئے تھے - مرزا صاحب نے ساڑھے چار گھنٹے کی تقریر میں جماعتی تنظیم کے علاوہ ملکی اور عالمی سیاست کے ہر اہم مسئلہ پر روشنی ڈالی اور بالخصوص احمدیت کے متعلق مخالفین کی طرف سے جو اعتراضات کئے - یا بقول مرزا صاحب جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں - ان کے انہوں نے وہ بخیے اُدھیڑے - کہ مجمع پر کیفیت کا عالم طاری ہو گیا - اور سامعین کے چہروں پر ایسی بشاشت نظر آنے لگی - کہ گویا مخالفتوں کے شور اور مشکلات کے پہاڑ اُٹھانے ان کے لئے اب پہلے سے بھی زیادہ آسان ہو گئے ہیں - پھر بھی اپنی طویل تقریر کو دلچسپ بنانے کے لئے مرزا صاحب نے ساتھ کے ساتھ نہایت باموقعہ چٹ پٹے لطیفے بیان کئے - کہ مجمع میں "اللہ اکبر" کے بلند نعروں کے علاوہ گاہے گاہے مسکراہٹ اور ہلکی ہنسی کی خوش آئند آوازیں بھی گونجتی رہیں - اس تقریر کے بعد یوں معلوم ہوتا تھا - کہ ایک ایک رفقاء کے یہ پتلے اب پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں - اور یہ کہ ان میں ایک نئی روح پھونک دی گئی ہے -

میں جس قدر بھی مجمع کی کیفیت کا مطالعہ کرتا تھا - اسی قدر میرا یہ احساس بڑھتا جا رہا تھا - کہ مولویوں کی مخالفت نے انہیں زیادہ راسخ العقیدہ بنا دیا ہے یہ اپنے ارادوں میں اور زیادہ پختہ ہو گئے ہیں اور ان کے حوصلے نہ صرف بڑھے ہیں - بلکہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں -

یہ نظارہ دیکھ کر مجھے خیال آیا - کہ ہمارے بعض علماء جذباتی نعرے لگا کر اور کانفرنسیں منعقد کر کے اس قلیل سی جماعت کے لئے اور زیادہ متحد و منظم ہونے کے مواقع بہم پہنچا رہے ہیں -

میرے دل نے کہا - اے کاش ہمارے یہ علماء "جذباتی نعرے لگانے اور کانفرنسوں سے ہمارا لہو گرمانے کی بجائے ٹھوس بنیادوں پر اس جماعت کا مقابلہ کریں لیکن ٹھوس بنیادوں پر مقابلہ خالہ جی کا گھر نہیں - اس کے لئے منفی قسم کی جد و جہد کی بجائے خالص مثبت نوعیت کے عمل کی ضرورت ہے"

یعنی جو کام احمدی لوگ سر انجام دے رہے ہیں - ایسے ہم اور ہمارے مولوی صاحبان سر انجام دے سکیں - ان کا ایک مشن قائم ہے - تو اس کے مقابلے میں ہمارے دس مشن ہونے چاہئیں - جو ان کے تبلیغی کاروبار کو تہس نہس کر کے رکھ دیں - لیکن اس کے لئے روپے سے زیادہ عزم و استقلال اور جذبہ قربانی کی ضرورت ہے - اور وہ ہم میں مفقود ہے - چندے کی اپیلیں بہت ہیں اور کام کی بیس کوئی نہیں - نعرے جتنے چاہو لگوا لو لیکن عمل کے نام پر میدان صاف ہے - اس قسم کا غلط جوش دکھلانے میں ہر وقت تیار ہیں کہ جو احمدیوں کو زیادہ تقویت پہنچانے کا باعث ہو اور کھاد کا کام دے کر انہیں ترقی کے امکانات سے اور زیادہ ہمکنار کر دے -

انا للہ وانا الیہ راجعون

کیا ہمارے لئے یہ بہتر نہ ہوگا - کہ ہم تبلیغ و اشاعت کا ایک وسیع منصوبہ تیار کریں - اور اسے جامہ عمل پہنا کر اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں جس پر احمدیوں نے ہماری غفلت سے فائدہ اُٹھا کر اپنا اجارہ قائم کر رکھا ہے -

کیا کوئی اللہ کا بندہ ہمیں اس بے کار قسم کے جوش سے نجات دلا کر عمل و کردار کے مثبت تقاضوں سے آگاہ کرنے کا بیڑہ اُٹھانے کیلئے تیار ہے - اور اگر واقعی اس دل گردے اور قربانی و ایثار کے مجاہد ہم میں موجود ہیں - اور کوئی وجہ نہیں کہ موجود نہ ہوں - تو پھر حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ میدان عمل میں احمدیت کو ناکام بنا نا ہمارے لئے محض آسان ہی نہیں بلکہ انتہائی سہل ہے - بجائے بعض مولویوں کے اندھی مخالفت اللہ اکبر کرنے کے موجودہ طریقے آج کل کے متمدن دنیا میں مؤثر ثابت نہیں ہو سکتے - ان سے ہم بہتر کام ضرور دیکھتے ہیں - کہ وہ اور زیادہ متحد و منظم ہو جائیں -

زکوٰۃ ...... اور ...... تجارت

بعض ضروری مسائل کا خلاصہ

وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون ؏ ۲۱

ترجمہ :- اور جو اموال تم زکوٰۃ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو - پس یہی لوگ اپنے اموال کو بڑھا رہے ہیں

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم :- مال تجارت کے راس المال اور اس کے کل منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوا ہے خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین قرض ہو جس کی وصولی کی غالب اُمید ہو سکتی ہو - ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے - جب راس المال پر سال گذر جائے - تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوا ہے - گو ابھی اُس پر سال نہ گذرا ہو - تو بھی راس المال کے منافع کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے - ہاں جو قرضہ لینا ہے - اور اس کے وصول ہونے کی اُمید نہیں یا ضعیف سی اُمید ہے اور غالب گمان یہی ہے کہ وصول نہیں ہوگا - تو ایسے قرضہ پر زکوٰۃ نہیں - ہاں اگر باوجود اُمید نہ ہونے کے وہ وصول ہو جائے - تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے - مگر پہلے نہیں - سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے -

چند سوالات کے جوابات :- سوال ۱ :- کیا کمپنیوں کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہئیے - یا کہ ہر حصہ دار کو اپنے اپنے حصہ کے مطابق فرداً فرداً زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے -

جواب :- کمپنیاں جو مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ کے ساتھ قائم ہوتی ہیں - ان کے متعلق صحیح مذہب یہی ہے کہ ان پر مجموعی طور پر زکوٰۃ واجب ہے - نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً - یہی مذہب حدیث میں صراحتاً بیان ہوا ہے اور اصولاً یہی مذہب ائمہ فقہ میں سے - امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا تھا - خلاصہ یہ کہ ہمارے علماء کے نزدیک مشترکہ سرمایہ کی صورت میں مجموعی طور پر زکوٰۃ عائد ہونی چاہیئے - نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً - سوال ۲ :- کیا نابالغ یا مجنون پر زکوٰۃ واجب ہے - جواب :- نابالغ اور فاتر العقل کے مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے - جو اس کا متولی ادا کرے گا -

سوال ۳ :- اگر سال کے درمیان میں مال کم ہو جائے - تو زکوٰۃ کس حساب سے لی جائے -

جواب :- اگر دوران سال میں زکوٰۃ میں مال کم ہو جائے - اور پھر آخر سال پر بڑھ کر بقدر نصاب ہو جائے - تو اس پر اس سال کے اخیر پر زکوٰۃ واجب ہوگی

سوال ۴ :- اگر شروع سال میں مال کی مقدار اور ہو - اور اخیر سال پر اور - تو زکوٰۃ میں کونسی مقدار کا اعتبار ہو -

جواب :- اگر سال کے اخیر پر مال میں کمی یا بیشی ہو جائے - لیکن بقدر نصاب موجود رہے - تو پھر اخیر سال پر جس قدر مال موجود ہوگا - اس کے حساب سے اس پر زکوٰۃ لگائی جائے گی -

سوال ۵ :- اگر سال کے دوران میں مال ختم ہو کر پھر دوبارہ پیدا ہو جائے - تو سال کب سے شروع سمجھا جائے گا -

(باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

اسلام ہر شعبۂ زندگی میں ہمارا نظریہ بلند سے بلند کرنا چاہتا ہے

(از چودھری ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال)

یہ انسان کا فطرتی خاصہ ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی کے مختلف شعبوں میں ایک نقطۂ مرکزی قرار دے لیتا ہے۔ جس کے گرد اس کے تمام اعمال چکر لگاتے ہیں۔ اسلام اس فطرتی اصل اور طبعی تقاضا کو تسلیم کرتے ہوئے بلکہ اسے خود بھی پیش کرتے ہوئے اس کی نظر کو بلند سطح پر لے جانا چاہتا ہے۔ اس کے ہر نقطۂ نگاہ کو بلند کرنا چاہتا ہے۔ اس کی نظر میں وسعت اور اسکی ذہنیت میں بلندی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ لکل وجھۃ ھو مولیھا۔ کہ ہر انسان کے لئے کوئی نہ کوئی مطمح نظر ضرور ہوتا ہے۔ جو اس کی تمام توجہات اور کارہائے زندگی کے لئے ایک محوری نقطہ ہوتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی انسان ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتا۔ وہی محوری نقطہ اس کے رجحانات اور اس کی اندرونی قوتوں اور تخیلات کے بروئے کار آنے کا باعث اور محرک بنتا ہے۔

آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دنیا کے سب سے بڑے راز دانِ فطرت نے جبکہ دنیا علم النفس کے نام تک سے بے خبر تھی اس سادہ مگر حکمت و بلاغت سے بھرے ہوئے نفسیاتی نکتہ سے دنیا کو روشناس کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: انما الاعمال بالنیات۔ کہ اعمال بذاتِ خود مقصود نہیں ہوتے۔ اور نہ وہ کوئی صحیح نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کے پس پردہ وہ نظریات و افکار کارفرما ہوتے ہیں۔ جن کے مطابق ان اعمال کے مآل اور نتائج منظرِ عام پر آئیں گے۔

اس مادی دنیا میں یا مستقبل اخروی میں جو ہماری سطحی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ انسانی اعمال و کردار کے صحیح نتائج ان مخفی نقطہ ہائے نظر اور ذہنی و قلبی کیفیات کے ماتحت جلوہ نمائی کریں گے۔ جو ان اعمال کے لئے درپردہ داعی ہوتے ہیں۔ اسی اصول کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک موقعہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کی وجہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ یہ باقی صحابہ رضؓ پر صرف اپنے اعمال کی وجہ سے سبقت نہیں لے گئے۔ بلکہ اس ذہنی کیفیت اور بلند نظریہ کی وجہ سے بلند مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ جو ان کے اعمال کی روحِ رواں ہیں۔ اسی طرح ایک شخص کے متعلق جو میدانِ جنگ میں بہادری کے کارہائے نمایاں دکھا رہا تھا۔ فرمایا۔ کہ اس شخص کا انجام جہنم ہے۔ کیونکہ یہ اپنے نفسیاتی جذبہ انتقام کے ماتحت لڑ رہا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پُرحکمت ارشاد کے ذریعہ ہر سلیم الفطرت کو توجہ دلادی ہے۔ کہ اب یہ تمہارا کام ہے۔ کہ تم اپنے ہر شعبۂ زندگی میں اپنا مطمح نظر اپنا نقطۂ نگاہ بلند رکھتے ہوئے اس کے مطابق شاندار عواقب و نتائج کی بنیاد رکھو۔ یا اپنی ذہنیت اور نظریہ کو پست اور تنگ کرتے ہوئے اپنے اعمال کا بدلہ اس قریب کی دنیا میں یا کسی مستقبل بعید میں ذلّت و خسران کی صورت میں حاصل کرو۔

اسلام نے دیگر متعدد مقامات میں تمام اچھے اعمال میں جو انسان کے حال اور مستقبل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اپنے نظریہ کو صحیح اور بلند تر رکھنے پر بہت زور دیا ہے۔

جہاں جہاں بھی قرآن کریم نے اعمال حسنہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہاں پہلے ہی اٰمنوا کی شرط بھی ساتھ لگادی ہے۔ یعنی اعمال صالحہ سے قبل اپنا نقطۂ نگاہ بھی صالح بنالو۔ چنانچہ ایک تو اسلام نے لکلّ وجھۃ ھو مولیھا کے ساتھ ہی مسلمان قوم کی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فاستبقوا الخیرات ارشاد فرمایا۔ یعنی تم تمام کمالاتِ انسانی اور ان تمام علوم و فنون میں برتری اور کمال حاصل کرنا اپنا مقصدِ وحید اور مطمح نظر ٹھیرالو۔ جو نوعِ انسانی کی مادی اور اخروی فلاح و بہبود کے ساتھ تعلق رکھتے اور اس کا مدار علیہ ہیں لکلّ وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات کے سادہ مگر نہایت ہی بلیغ اور پُرحکمت فقرہ میں کیسے زوردار اور لطیف پیرایہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک بلند تخیل اور بہترین وسیع نظریہ رکھدیا۔ اور بھی کئی مقامات میں مسلمانوں کی ذہنیت اور تخیّل کو عجیب عجیب نفسیاتی پیرایوں میں ابھارا ہے۔ اس فقرہ کے ذریعہ بھی مسلمانوں کی مردہ رگوں میں ان کے افسردہ خیالات میں بجلی کی ایک رَو پیدا کردی۔ ان کی ہمّت اور امنگوں کو اتنا بلند کردیا اور ابھار دیا ہے۔ کہ وہ دینی یا دنیوی ترقی کے بلند سے بلند معیار پر بھی پہنچ کر قانع نہیں رہ سکتے۔ اور نہ ہی وہ اپنے بلند نظریہ کی وجہ سے کسی بلندی پر پہنچ کر مغرور و متکبّر بن سکتے ہیں۔ اس کی وسیع اور بالغ نظر ابھی اور میدانِ ترقی دیکھ رہی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی وسیع کائنات اور اسکی غیر محدود قدرتوں اور انعامات پر اسکی نظر ہوتی ہے۔ استبقوا الخیرات فرماکر اسے نہ صرف اپنے ماحول اور اپنے دائرہ میں سبقت لے جانے کی تلقین کی۔ بلکہ مسلم قوم کی رگِ حمیت کو غیر اقوام سے علمی و فنی ترقیات میں اخلاقی و ذہنی کمالات میں بازی لے جانے کے لئے ابھارا ہے۔ اس کے سامنے علاوہ دوسری آیات کے ابتداً قرآن کریم میں کئی ایک آیات کے ذریعہ سب سے اونچا اور صحیح نظریہ رکھدیا۔ کہ تمہارے ہر شعبہ زندگی میں ہر کارِ خیر میں غیر اقوام سے سبقت لے جانا ہوگا تمہاری زندگیاں صرف اپنے لئے مفید اور کارآمد نہ ہوں۔ بلکہ تمام کائنات انسان کی روحانی و مادی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے وقف ہو جانی چاہئیں معیارِ زندگی سب سے بہتر اور بلند ہونا چاہیئے۔

تمہارا نظریہ حیات اور تمہارا معیارِ زندگی۔ تمدن و معاشرت کے لحاظ سے، اخلاق کے لحاظ سے نظام سیاست و حکومت کے لحاظ سے۔ علوم و فنون اور ایجادات کے لحاظ سے مرفہ الحالی اور دولت و ثروت کی فراوانی اور جاہ و حشمت کے باوجود تمہارے مضبوط و پاکیزہ کیریکٹر کے لحاظ سے سامان اقتدار و تمکنت کے باوجود اس کائنات کے خالق و مالک کے ساتھ مضبوط و پائدار پیوند کے لحاظ سے تمہارے غیروں سے بلند ہونا چاہیئے کیونکہ تمہارے پاس خالق کائنات رب العالمین کی طرف سے مکمل اور اعلیٰ تعلیم آچکی ہے۔ جس کے ماتحت تم اپنی ذہنیت کو نہایت شستہ اور پاکیزہ اور اپنے نظریہ کو تمام شعبہ ہائے زندگی کو بلند سے بلند اور وسیع سے وسیع کرسکتے ہو۔

اعلان

جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی دفتر کے لئے ایک ہوشیار میٹرک پاس یا مولوی فاضل اکونٹس کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ بمعہ الاؤنس ۷۰ روپے ماہوار ہوگی۔ خواہشمند احباب صدر حلقہ کی سفارش کے ساتھ اپنی عرضیاں اتوار مورخہ ۱۱/۱/۵۳ تک بھجوادیں آسامی فی الحال ۳۱/۳/۵۳ تک کے لئے ہے۔

عبدالحمید جنرل سیکرٹری دفتر جماعت احمدیہ لاہور
(۱۵ جمیل روڈ لاہور)

درخواستہائے دعا

خاکسار کے والد صاحب (حال مقیم سرگودھا) عرصہ تین ماہ سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں احباب جماعت سے التماس ہے کہ والد صاحب موصوف کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد اختر ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نگوی)

(۲) خاکسار کی اہلیہ کی کمر میں سیڑھیوں سے گرجانے کی وجہ سے شدید چوٹ آگئی ہے۔ نیز خاکسار کا چھوٹا بچہ ایک عرصہ سے اعصابی مرض میں مبتلا ہے احباب دونوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محمد عمر اوڈ (۳) میں کراچی میں پاکستان سول ڈیفنس جنرل انسٹرکٹرز کورس کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس امتحان میں کامیاب فرماویں آمین
محمد یوسف سٹاف آفیسر سول ڈیفنس خانیوال)

زکوٰۃ اور تجار (بقیہ صفحہ ۶)

جواب:۔ اگر سال کے درمیان میں تمام مال بالکل ختم ہوجائے۔ اور آخیر سال میں دوبارہ پیدا ہوگیا ہو۔ تو اس تاریخ سے اس مال کا سال شروع سمجھا جائے گا۔ جب وہ دوبارہ پیدا ہو کر قدر نصاب کو پہنچا ہو۔

سوال ۶:۔ اگر مال دوران سال میں گم ہوکر پھر مل جائے۔ تو زکوٰۃ کا سال کب سے شروع سمجھا جائے گا۔

جواب:۔ اگر سال کے دوران میں مال چرایا جائے۔ یا چھن جائے۔ یا کسی اور طرح سے مالک کے قبضہ اور تصرف سے بالکل نکل جائے۔ اور پھر دوبارہ وہی مال مل جائے۔ تو اس کی بھی آخیر سال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال ۷:۔ اگر کوئی شخص دوران سال میں اپنے مال کا کسی اور شخص کے ساتھ تبادلہ کرے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شمار کیا جائے؟

جواب:۔ اگر کوئی شخص سال کے درمیان میں اپنے زکوٰۃ والے مال کا کسی دوسرے شخص کے زکوٰۃ والے مال سے تبادلہ کرلے۔ تو دونوں شخصوں کا زکوٰۃ کا سال اس تاریخ سے سمجھا جائے گا۔ جس تاریخ سے انہوں نے تبادلہ کیا ہے۔

سوال ۸:۔ کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

جواب:۔ کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور حصص کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نہ کہ مارکیٹ قیمت پر۔

(ناظر بیت المال)

مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

فیصلہ کن کتاب مفت
احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جس کے ذریعہ تمام جہان کے مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہوجاتی ہے کارڈ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں۔ یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

بھارتی تجاویز کے ذریعے کوریائی جنگ کو روکا جا سکتا ہے

لنڈن ۶ جنوری - لیبر پارٹی کی طرف سے کل سارے ملک میں تقسیم کرنے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا گیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اگر روسی بلاک اقوام متحدہ میں پیش کردہ بھارتی تجاویز کو قبول کرے تو کوریائی جنگ کو فوراً روکا جا سکتا ہے۔

اس میں مزید بتایا گیا ہے کہ برطانیہ بھر کی لیبر پارٹیاں لنڈن کے روسی سفارت خانے سے اپیل کر رہی ہیں۔ کہ روسی حکام پر یہ امر واضح کر دیا جائے کہ برطانوی عوام حقیقی طور پر امن کے خواہشمند ہیں۔ اور وہ امید کرتے ہیں کہ روسی حکام بھارتی تجاویز کے استرداد پر نظر ثانی کریں گے۔

اشتہار میں کومنفارم کی جاری کردہ تحریک امن پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس تحریک نے امن کے لئے دنیا بھر کے عوام کی خواہشات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی مطلب براری کی کوشش کی ہے۔ لیکن اشتراکیوں کی امن کے لئے حقیقی خواہش کے امتحان کا وقت آ چکا ہے (اسٹار)

۱۵ ترکوں پر غداری کا الزام

استنبول ۷ جنوری - ترکی کے اخبار "وطن" کے ایڈیٹر پر قاتلانہ حملے کی کوشش کرنے پر ترکی میں ۱۵ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ان پر ترکی میں رجعت پسندانہ خیالات کی ترویج اور حکومت کا تختہ الٹنے کے الزامات پر مقدمہ چلایا جائیگا بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی کے قانون کی رو سے پبلک پراسیکیوٹر ملزموں کے لئے موت کی سزا کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ (اسٹار)

جرمنی عربوں کو خوش کرنے کی کوشش کرے گا

دمشق ۷ جنوری - باخبر حلقوں کی طرف سے بیان کیا جاتا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ تاوان جنگ کے معاہدے کے اثرات کو دور کرنے کے لئے مغربی جرمنی کی حکومت نے عرب ملکوں کو فنی اور اقتصادی امداد بہم پہنچانے کی پیشکش کی ہے اور کہا ہے کہ وہ عرب ملکوں میں بڑے بڑے صنعتی اور انجینیرنگ کے ادارے قائم کرنے کو تیار ہے۔

انہیں حلقوں کا بیان ہے کہ مغربی جرمنی سے مشابہ تجاویز پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے اقتصادی مشن عرب ملکوں میں روانہ کئے جائیں (اسٹار)

طالبعلم کی شکایت پر نجیب کی مداخلت

لنڈن ۷ جنوری - سنڈے ایکسپریس نے سکندریہ کی اس اطلاع کو بہت نمایاں طور پر شائع کیا ہے کہ جنرل محمد نجیب کسی بھی سطح پر اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھانے والوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ ایک سکول کے طالبعلم نے شکایت کی تھی کہ نہ آزردی کے اس دور میں ایک استاد نے اس کے ساتھ سخت اور ناروا سلوک کیا ہے۔ یہ شکایت سنکر جنرل نجیب نے بذات خود مداخلت کی اور شکایت کو دور کیا (اسٹار)

اشتراکی اطالوی تجارت میں گڑبڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں

میلان ۷ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ اشتراکی ممالک اٹلی اور دیگر مغربی ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی تجارت کو نہ صرف پروپیگنڈا کا مواد حاصل کرنے کے لئے بلکہ اہم سامان کے حصول اور مغرب میں اقتصادی گڑبڑ پیدا کرنے کی غرض سے استعمال کر رہے ہیں۔

اس امر کا شبہ کیا جا رہا ہے کہ آہنی پردہ کے ملکوں کو اٹلی سے جن ڈبیوں اور بکسوں میں بنیادی طور پر زیتون کا تیل اور پھل ارسال کئے جاتے ہیں۔ وہ درحقیقت ان میں اہم اور ضروری سامان تھا۔

ایسی برآمدات کے عوض جو مال درآمد کیا جاتا ہے۔ اس سے اطالوی منڈیوں میں بہت گڑبڑ پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہ اشیاء دیگر عالمی منڈیوں کی نسبت بہت کم قیمتوں پر فروخت کی جا رہی ہیں (اسٹار)

ہوائی سرنگ پر ۱۵ لاکھ پونڈ لاگت آئیگی

لنڈن ۷ جنوری - برطانیہ میں تیز رفتار اور طوفانی ہواؤں کو گذارنے کے لئے ۱۵ لاکھ پونڈ کی جو سرنگ صنعت طیارہ سازی کی طرف سے تعمیر کرائی جا رہی ہے - اس کا کام سرعت کے ساتھ جاری ہے۔

اس کی تعمیر گیارہ ماہ قبل طیارہ سازی کی نو اداروں نے مشترکہ طور پر شروع کرائی تھی۔ مگر اس کی تکمیل میں اڑھائی سال لگیں گے۔

اس سرنگ کا مقصد تمام نوعیت کی تحقیق نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اندر خاص قسم کے طیاروں کے پروں اور دیگر حصوں وغیرہ پر طوفانی ہواؤں کے اثرات کا جائزہ لیا جایا کرے گا۔ یہ جائزہ ابتدائی حالت سے لیکر طیارے کے مکمل ہونے تک برابر لیا جاتا رہے گا۔

برطانیہ میں یہ عظیم ترین ہوائی سرنگ ہو گی اور اس کے اندر ۱۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چلائی جا سکے گی۔ (اسٹار)

برما برطانیہ کے ساتھ دفاعی معاہدہ منسوخ کرنے والا ہے

لنڈن ۷ جنوری - برطانیہ کے ساتھ دفاعی معاہدے کو ختم کرنے کے لئے برما نے جو نوٹس دیا ہے اس کے متعلق یہاں کسی بے چینی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ یہ امر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ یہ معاہدہ ساڑھے پانچ سال قبل طے ہوا تھا اور اب اس کی شرائط پرانی ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے ایک نئے معاہدہ کی ضرورت لاحق ہے۔ چنانچہ عنقریب گفت و شنید شروع کر دی جائے گی

ڈیلی ٹیلیگراف نے برما کی اس خواہش کو تسلیم کیا ہے کہ وہ برطانیہ کی دوستی کے خلاف نہیں ہے مگر اس پر زیادہ انحصار نہیں کرنا چاہتا مگر اس تاثر کو پیدا ہونے سے نہیں روکا جا سکتا کہ برما کے سیاستدان فوجی سامان اور فوجی اساتذہ برطانیہ سے حاصل کرنے کے خلاف ہیں

اس سلسلے میں برما کے سپریم کمانڈر نے پچھلے اکتوبر میں امریکہ جاتے ہوئے برطانیہ میں کچھ عرصہ قیام کیا تھا۔ ان کے بیانات سے بھی یہی پتہ چلتا تھا۔ (اسٹار)

جاپان اپنی فضائی قوت کو بحال کریگا

ٹوکیو ۷ جنوری - جاپان کے چند سابق افسروں کی طرف سے جاپانی فضائیہ کو بحال کرنے کیلئے ایک چھ سالہ منصوبہ پیش کیا گیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس منصوبہ کیلئے امریکہ کی آزمائشی منظوری حاصل ہے

انہوں نے تجویز کیا ہے کہ ۲۰۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کی لاگت سے تین سال کے اندر ۱۲۰۰ طیارے حاصل کئے جائیں۔ ان میں سے ۱۰۰ طیارے ریزرو میں رکھے جائیں گے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے جاپان کے پاس امریکی ساخت کے ۳۰۰۰ فوجی طیارے موجود ہو جائیں گے (اسٹار)

اشتراکی چین کو تسلیم کرنے کا مسئلہ

قاہرہ ۷ جنوری - آئندہ ماہ یہاں عرب اور ایشیائی وزرائے اعظم کے ایک اجلاس میں اشتراکی چین کی حکومت کو تسلیم کرنے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔ سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ بھارت تسلیم کرنے پر زور دے گا۔ اس اجلاس کا اہتمام عرب ایشیائی کانفرنس کی طرف سے کیا گیا ہے اور اس میں شمالی افریقہ کی صورت حال اور اسرائیل کو جرمن معاوضے کا مسئلہ بھی زیر بحث آئیگا۔ (اسٹار)

غیر ملکی کارکنوں پر سعودی عرب کی پابندیاں

بیروت ۷ جنوری - مقامی حکام کو ریاض سے اپنے سفارتی دفتر سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت سعودی عرب آئندہ کسی ایسے غیر ملکی کو اپنے ہاں کاروبار کرنے کی اجازت نہیں دے گی جس کے پاس کم از کم ۱۰۰،۰۰۰ ریال کا سرمایہ نہ ہوگا۔ لیکن اس سلسلے میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب میں لبنانی باشندوں کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

(اسٹار)

لاہور میں ایک اور زلزلہ

لاہور ۷ جنوری - کل رات دو بجے لاہور میں زلزلے کا ایک اور جھٹکا محسوس ہوا۔ پچھلے دس دنوں میں یہ دوسرا جھٹکا ہے۔ اس ملکے سے جھٹکے سے پہلے بڑی گڑگڑاہٹ سنی گئی۔ اب تک کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

لاہور کے محکمہ موسمیات کا بیان ہے کہ یہ دوسرا جھٹکا رات ایک بجکر اٹھاون منٹ اور پچاس سیکنڈ پر محسوس ہوا۔ اس زلزلہ کا مرکز لاہور سے ۲۳ میل پر تھا۔

لیگ اسمبلی پارٹی کا ہنگامی اجلاس

لاہور ۷ جنوری - ۱۴ جنوری بدھ کے روز لاہور میں پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ لیگ اسمبلی پارٹی اپنے اس اجلاس میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض کرے گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ پارٹی کے قائد میاں ممتاز دولتانہ کے علاوہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور نجات خواجہ ناظم الدین بھی پارٹی سے خطاب کریں گے۔ اجلاس ۱۴ جنوری کو ٹھیک صبح ۱۰ بجے پنجاب اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوگا۔

اسلام مشرقی پنجاب میں کے موضوع پر

چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی تقریر

قادیان سے زائرین کا قافلہ واپس آ چکا ہے احباب کے دل میں اپنے مقدس مرکز اور اپنے درویش بھائیوں کے حالات سے آگاہ ہونے کیلئے ایک تڑپ ہے سو امسال بھی احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مکرمی چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت تعلیم الاسلام کالج ہال میں مورخہ ۹ جنوری بروز جمعہ ساڑھے تین بجے شام تقریر فرمائیں گے مستورات کے لئے بھی انتظام ہوگا۔ امید ہے احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ کے پروگرام سے پوری طرح استفادہ فرمائیں گے - (سیکرٹری)